اَخْلاق و آداب

(1)　شکر و قناعت

تفصیلی سوالات

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں شکر و قناعت کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب:

شکر و قناعت کی اہمیت

معنی و مفہوم:

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔

قناعت کا معنی و مفہوم:

قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ　　(سُوْرَةُ ابراہیم: 7)
ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔　　(صحیح مسلم: 1054)

شکر و قناعت:

قناعت کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔
شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متّصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

ناشکری کے متعلق حدیث:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی"　　(سنن ابی داؤد: 4841)

شکر کا اجر:

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے"　　(جامع ترمذی: 2486)

شکر و قناعت کے معاشرتی فوائد

شکر و قناعت کے درج ذیل معاشرتی فوائد ہیں:

- شکر و قناعت اختیار کرنے والے انسان میں سے حرص اور لالچ جیسے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔
- لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں جس سے معاشرے امن و سکون جنم لیتا ہے۔
- شکر اور قناعت حسد اور رشوت جیسے برے کاموں سے بچاتا ہے۔

- شکر و قناعت کرنے والا شخص اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔
- دولت کے حصول کے لیے کوئی ناجائز ذرائع استعمال نہیں کرتا۔
- شکر و قناعت معاشرے میں ہمدردی، اخوت اور بھائی چارے جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔

ناشکری کے نقصانات:

ناشکری کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصولِ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے
- روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے
- راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

حاصل کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ** خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ** فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

سوال 2: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟ نوٹ لکھیں۔ (A.B)

جواب:

عملی زندگی میں شکر گزار

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندگی رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

شکر گزار بننے کا طریقہ:

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پُر تعیُّش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا“ (جامع ترمذی:1955)

شکر کا بہترین اظہار:

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا کہنا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا (اللہ تعالیٰ کو بہتر بدلہ دے) کہا اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی:2035)

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں۔

www.ilmkidunya.com

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: شکر و قناعت کا معنیٰ و مفہوم لکھیں۔ (U.B)

جواب:

شکر و قناعت کا معنیٰ و مفہوم

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سُوْرَةُ ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کو توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم:1054)

سوال 2: شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔ (U.B)

جواب:

شکر و قناعت نہ کرنے کے نقصانات

شکر و قناعت اختیار نہ کرنے والے کو درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

- اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصولِ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- اس کا دلی اطمینان چھن جاتا ہے۔
- روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔
- راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

سوال 3: حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟ (K.B)

جواب:

حدیث مبارک

شکر ادا کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے" (جامع ترمذی:2486)

سوال 4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

شکر گزاری کی مثال

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

سوال 5: لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔ (K.B)

جواب:

شکر ادا کرنے کی اہمیت

اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں۔ کیونکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اُس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔" (جامع ترمذی:1955)

www.ilmkidunya.com

سوال6: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟ (U.B)

جواب:

شکر گزار بننے کا طریقہ

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، احسان، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پُر تعیُّش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **شکر کا لغوی معنٰی ہے:** (K.B)

(A) احسان ماننا (B) خرچ کرنا (C) تلاش کرنا (D) طلب کرنا

2۔ **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:** (K.B)

(A) اس پر راضی رہے (B) اس کو کم سمجھے

(C) اس میں کثرت سے خرچ کرے (D) اس میں کنجوسی کرے

3۔ **اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:** (K.B)

(A) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (B) سُبْحَانَ اللّٰهِ (C) لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ (D) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

4۔ **کھانا کھا کر شُکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:** (K.B)

(A) روزے دار کے (B) مجاہد کے (C) مسافر کے (D) سخی کے

5۔ **بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:** (K.B)

(A) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (B) جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا (C) يَرْحَمُکَ اللّٰهُ (D) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

6۔ **قناعت کے معنٰی ہیں:** (K.B)

(A) پہچاننا (B) خرچ کرنا (C) تلاش کرنا (D) قسمت پر راضی رہنا

7۔ **اگر تم ______ کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔** (K.B)

(A) شکر (B) خرچ (C) تلاش (D) طلب

8۔ **کون لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے؟** (K.B)

(A) جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتے (B) جو قسمت پر راضی نہیں رہتے

(C) جو تلاش کرتے ہیں (D) جو صبر تلخ کرتے ہیں

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	B	A	D	A	A

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ **شکر کا لغوی معنیٰ ہے:** (K.B)

(الف) احسان ماننا　(ب) خرچ کرنا　(ج) تلاش کرنا　(د) طلب کرنا

2۔ **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:** (K.B)

(الف) اس پر راضی رہے　(ب) اس کو کم سمجھے

(ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے　(د) اس میں کنجوسی کرے

3۔ **اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:** (K.B)

(الف) اَللّٰهُ اَكْبَرْ　(ب) سُبْحَانَ اللهِ　(ج) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ　(د) اَلْحَمْدُ لِلهِ

4۔ **کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:** (K.B)

(الف) روزے دار کے　(ب) مجاہد کے　(ج) مسافر کے　(د) سخی کے

5۔ **بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:** (K.B)

(الف) اَلْحَمْدُ لِلهِ　(ب) جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا　(ج) يَرْحَمُكَ اللهُ　(د) اَللّٰهُ اَكْبَرْ

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	A	D	A	A

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **شکر و قناعت کا معنیٰ و مفہوم لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **حدیث مبارکہ کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **قرآن و سنّت کی روشنی میں شکر و قناعت کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

(2)　امانت و دیانت

تفصیلی سوالات

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں امانت کی اہمیت اور اقسام بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1) (K.B+A.B)

جواب:

امانت کی اہمیت

معنی و مفہوم:

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے ہی نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سب سے بڑی امانت داری:

سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ (سُوْرَةُ النّسَاء: 58)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ (مسند احمد: 5140)

ترجمہ: ”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

امانتوں کی ادائی:

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمرانِ وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دین لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اَغنیا اپنے اَموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابند کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

”امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔“

(جامع ترمذی: 1264)

امانت کا پیکر:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

ہجرتِ مدینہ کی رات اہلِ مکّہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

نبی کی صفات:

ایک مرتبہ ہِرَقْل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرمہ میں جو شخص نبوّت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

امانت کی اقسام

زندگی ایک امانت:

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

خاندان کا سربراہ بطور امانت دار:

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔

رازداری امانت:

کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔

مشورہ بھی امانت:

مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے

مال کی امانت:

اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔

مجلس کی باتوں کی امانت:

مجلس میں جو بات کہی جائے وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی: 1909)

حاصلِ کلام:

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پر سکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 2: سیرت طیبہ سے امانت کی کوئی ایک مثال بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2) (K.B+A.B)

جواب:

سیرت طیبہ سے امانت کی مثال

معنی و مفہوم:

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سب سے بڑی امانت داری:

سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ (سُوْرَةُ النّسَاء: 58)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ   (مسند احمد: 5140)

ترجمہ: ”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

امانتوں کی ادائی:

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمرانِ وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دین لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اَغنیا اپنے اَموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

”امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔“

(جامع ترمذی:1264)

امانت کا پیکر:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **امانت داری کا پیکر تھے، اسی لیے کفار اور مشرکین بھی آپ** خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کو** صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت علی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

ہجرتِ مدینہ کی رات اہلِ مکّہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

www.ilmkidunya.com

ابوسفیان ہرقل کے دربار میں:

ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرّمہ میں جو شخص نبوّت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہوسکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

امانت داری کے فوائد:

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پر سکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بد دیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: امانت داری سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

امانت داری

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔

سوال 2: قرآن مجید کی آیتِ کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

امانت کی اہمیت

قرآن مجید میں امانت کی اہمیت کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّواالْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَہْلِہَا (سُوْرَۃ النِّسَاء: 58)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ (مسند احمد: 5140)

ترجمہ: ”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

سوال3: حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟ (K.B)

جواب:

ابوسفیان کا جواب

ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرّمہ میں جو شخص نبوّت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہوسکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

سوال4: بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

بددیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات

بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہوجاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔

سوال5: امانتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ (K.B+A.B)

جواب:

افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرسکیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **امانت و دیانت کا تعلق ہے:** (K.B)

(A) مالی معاملات سے (B) ملازمت سے (C) تجارت سے (D) زندگی کے ہر شعبے سے

2۔ **ہجرتِ مدینہ کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس امانتیں موجود تھیں:** (K.B)

(A) کفّارِ مکّہ کی (B) اہلِ مدینہ کی (C) یہود کی (D) اہلِ طائف کی

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کفّارِ مکّہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:** (K.B)

(A) حضرت علی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے (B) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے

(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے (D) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے

4۔ **کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:** (K.B)

(A) امانت داری (B) صلہ رحمی (C) کفایت شعاری (D) عفو و درگزر

5۔ **حدیثِ مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:** (K.B)

(A) امانت (B) فیصلہ کن بات (C) آخری بات (D) نہ بھولنے والی بات

6۔ **اُس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو پوری نہیں کرتا:** (K.B)

(A) قسم (B) امانت (C) احسان (D) شکر

www.ilmkidunya.com

7۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ حقداروں کے سپرد کرو: (K.B)

(A) اُن کا مال　(B) اُن کی اولاد　(C) اُن کی امانتیں　(D) اُن کی عزت

8۔ ہرقل کے دربار میں نبی خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور ایمانداری کی گواہی کس نے دی؟ (K.B)

(A) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(B) حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(D) حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

9۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا ہے: (K.B)

(A) حرام　(B) حلال　(C) مکروہ　(D) ناپسندیدہ

10۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی شامل ہے: (K.B)

(A) حسد میں　(B) امانت میں　(C) شکر میں　(D) تکبر میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
D	A	A	A	A	B	C	A	A	B

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ امانت و دیانت کا تعلق ہے: (K.B)

(الف) مالی معاملات سے (ب) ملازمت سے (ج) تجارت سے (د) زندگی کے ہر شعبے سے

2۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس امانتیں موجود تھیں: (K.B)

(الف) کفّارِ مکّہ کی (ب) اہلِ مدینہ کی (ج) یہودیوں کی (د) اہلِ طائف کی

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کفّارِ مکّہ کو امانتیں واپس لوٹائیں: (K.B)

(الف) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے (د) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

4۔ کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے: (K.B)

(الف) امانت داری (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) عفوو درگزر

5۔ حدیثِ مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے: (K.B)

(الف) امانت (ب) فیصلہ کن بات (ج) آخری بات (د) نہ بھولنے والی بات

مشقی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	D

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ قرآنِ مجید کی آیتِ کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ امانتوں کی ادائی کے سلسلہ میں افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں امانت کی اہمیت اور اقسام بیان کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ سیرتِ طیبہ سے امانت کی کوئی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

بُری عادات سے اِجتناب

(1) تکبُّر

تفصیلی سوالات

سوال 1: قرآن وسنت کی روشنی میں تکبر کی مذمت اور وعید تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1) (U.B+K.B)

جواب: <u>**قرآن وسنت کی روشنی میں تکبر کی مذمت اور وعید**</u>

تکبر:

انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبّر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبّر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔

متکبر اور مغرور:

تکبر جیسی بیماری میں مبتلا شخص ومتکبّر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

تکبر کی صورتیں:

تکبّر کی تین مختلف صورتیں ہیں

پہلی صورت:

سر فہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعوی کیا۔

دوسری صورت:

دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام عَلَيْهِ السَّلَامُ ورسل کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت وپیروی نہ کی جائے۔

اہل مکہ کا طریق:

جس طرح بعض اہلِ مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنوہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر کا ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

ارشاد ربانی:

اس اعتراض کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکّہ اور طائف) کی ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟ (سُورَۃُ الزّخرف: 31)

تیسری صورت:

تکبّر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصوّر کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصوّر کو بھی قبول نہ کیا جائے

تکبر کی وجوہات:

انسان کے اندر تکبّر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت وریاضت، مال ودولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ و منصب، کامیابی وکامرانی کے حصول، حسن وجمال اور طاقت وقوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبّر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

www.ilmkidunya.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (سُوْرَةُ القصص: 83)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبّر ہوگا، وہ جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

تکبر کا اظہار:

غرور و تکبّر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔

تکبر کا خاتمہ:

اس کے برعکس کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبّر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

ابلیس کا تکبر:

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کا انکار کی وجہ یہی تکبّر تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سُوْرَةُ الْبقرة: 34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

سوال 2: متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(U.B)

جواب:

اخلاقی برائیاں

متکبر انسان درج ذیل برائیوں میں مبتلا ہوتا ہے:

- انسان جب تکبّر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفّظ کے لیے بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزّت کو بچا سکے۔
- اس خواہش کی وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
- جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔
- ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔
- جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔
- لامحالہ اس کا انجام دنیا اور آخرت میں ذلیل ہونا ہوتا ہے۔
- متکبّر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔
- مریضوں اور بیماروں سے بھاگتا ہے۔
- آدمی گھر کے کام کاج میں حصہ نہیں لیتا۔

حاصلِ کلام:

اس بیماری سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیا کرام عَلَيْهِ السَّلَامْ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

مختصر سوالات

سوال 1: تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **تکبر کا معنی و مفہوم**

انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبّر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبّر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبّر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

سوال 2: تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔ (K.B)

جواب: **تکبر کی مذمت**

تکبر کی مذمت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

سوال 3: تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **تکبر کی صورتیں**

تکبّر کی تین مختلف صورتوں میں سر فہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام عَلَيْهِ السَّلَامْ و رسل کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہل مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

سوال 4: کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟ (U.B)

جواب: **تکبر کا خاتمہ**

تکبر کا خاتمہ درج ذیل اعمال سے ممکن ہے:

- سلام میں پہل کرنا
- کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا
- غصہ نہ کرنا
- کسی کو حقیر نہ سمجھنا

سوال5: متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟ (U.B)

جواب:

اخلاقی برائیوں

متکبر انسان درج ذیل اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے:

- جھوٹ
- غیبت
- گالی گلوچ
- اطمینانِ قلب سے محروم

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ تکبّر سے مراد ہے: (K.B)

(A) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا　(B) کثرت سے مال خرچ کرنا

(C) تنہائی کو اختیار کرنا　(D) دوسروں سے نفرت کرنا

2۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا: (K.B)

(A) تکبّر کی وجہ سے　(B) مال و دولت کی وجہ سے

(C) کثرتِ علم کی وجہ سے　(D) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

3۔ زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے: (K.B)

(A) تکبّر کی　(B) عاجزی کی　(C) صلہ رحمی کی　(D) رواداری کی

4۔ حدیثِ مبارک کے مطابق کون سا شخص جنّت میں داخل نہیں ہو گا؟ (K.B)

(A) رائی کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا　(B) گندم کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

(C) جو کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا　(D) چنے کی دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

5۔ متکبّر شخص محروم ہو جاتا ہے: (K.B)

(A) محنت سے　(B) مال سے　(C) نوکری سے　(D) اطمینانِ قلب سے

6۔ باطنی بیماریوں میں سب سے بڑی اور بری بیماری ہے: (K.B)

(A) جھوٹ　(B) تکبر　(C) حسد　(D) منافقت

7۔ انبیا کرام علیہ السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا تکبر کی صورت ہے: (K.B)

(A) پہلی صورت　(B) دوسری صورت　(C) تیسری صورت　(D) چوتھی صورت

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

7	6	5	4	3	2	1
B	B	D	A	A	A	A

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ تکبّر سے مراد ہے: (K.B)

(الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال خرچ کرنا

(ج) تنہائی کو اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

2۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا: (K.B)

(الف) تکبّر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے

(ج) کثرتِ علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

3۔ زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے: (K.B)

(الف) تکبّر کی (ب) عاجزی کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

4۔ حدیثِ مبارک کے مطابق کون سا شخص جنّت میں داخل نہیں ہوگا؟ (K.B)

(الف) رائی کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

(ج) جو کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا (د) چنے کی دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

5۔ متکبّر شخص محروم ہو جاتا ہے: (K.B)

(الف) محنت سے (ب) مال سے (ج) نوکری سے (د) اطمینانِ قلب سے

مشقی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ تکبّر کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ تکبّر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ تکبّر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے تکبّر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ کن اعمال سے تکبّر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں تکبّر کی مذمت اور وعید تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ متکبّر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

بُری عادات سے اِجتناب

(2) حَسَدُ

تفصیلی سوالات

سوال 1: حسد کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(U.B+K.B)

جواب:

حسد

معنی و مفہوم:

حَسَد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

رشک:

لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

ارشادِ ربانی:

قرآن وسنّت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، رشک کی اجازت دی گئی ہے، حسد کرنے والوں کو حاسد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿﴾ (سُوْرَةُ الْفَلَق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

ابلیس کا حسد:

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کو سجدہ نہیں کیا۔

ابلیس کے پیروکار:

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم و فن، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ (سنن ابی داوٗد: 4903)

قابلِ رشک آدمی:

رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔

اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔“ (صحیح بخاری: 7529)

حسد کی وجوہات:

حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔

دوسری وجہ دعا نہ کرنا ہے، اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حُبِّ دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے، وہ حاسد ہے۔

www.ilmkidunya.com

حسد کے نقصانات:

حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو زندگی میں ناکام ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو مثبت کی بجائے منفی جذبات اور عوامل کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یوں اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، جیسا کہ یہودِ مدینہ محض حسد کی وجہ سے رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

محاسبہ:

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دن میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عمل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے حَسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری:5748)

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حَسد سے بچیں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں، جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (U.B+K.B)

جواب:

حسد کا معنی و مفہوم

حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

قرآن و سنّت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، حسد کرنے والوں کو حَاسِد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (سُوْرَۃُ الْفَلَق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سوال 2: رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔ (U.B)

جواب:

رشک اور حسد

رشک:

اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد:

حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حسد کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **حسد سے متعلق حدیث**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد: 4903)

سوال 4: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **رشک سے متعلق حدیث**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔

اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔" (صحیح بخاری: 7529)

سوال 5: حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔ (U.B)

جواب: **حسد کے نقصانات**

حسد کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔
- حسد میں بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

سوال 6: حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حسد کی وجوہات**

حسد کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- حاسد خود محنت نہیں کرتا
- دکھاوا کرنا
- دشمنی کے جذبات
- حُبِّ دنیا (مال اور عہدے کے لالچ میں رہنا)

سوال 7: سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ (U.B+K.B)

جواب: **حسد سے بچنے کا طریقہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5748)

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ ابلیس نے کس سے حسد کیا؟ (K.B)

(A) حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامْ (B) حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامْ
(C) حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَامْ (D) حضرت اسماعیل عَلَيْهِ السَّلَامْ

2۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے: (K.B)

(A) آگ لکڑی کو (B) غصہ عقل کو (C) روشنی اندھیرے کو (D) بری نیت کو

3۔ کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے: (K.B)

(A) حسد (B) فضول خرچی (C) کنجوسی (D) غیبت

4۔ یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟ (K.B)

(A) حسد (B) مال و دولت (C) غرور (D) کنجوسی

5۔ حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے: (K.B)

(A) قاضی اور بادشاہ (B) قاری اور سخی (C) تاجر اور ملازم (D) عالم اور شاعر

6۔ حسد سے مراد وہ کیفیت ہے: (K.B)

(A) دوسرے سے وہ نعمت چھن جائے (B) کسی کو کمتر سمجھنا
(C) منافقت کرنا (D) غیبت کرنا

7۔ حسد کرنے والے کو کہتے ہیں: (K.B)

(A) متکبر (B) حاسد (C) منافقت (D) کاذب

8۔ نبی کریم نے رشک کے قابل آدمی بتائے ہیں: (K.B)

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے: (K.B)

(A) جھوٹ سے (B) تکبر سے (C) حسد سے (D) فتنہ

10۔ حسد کا تعلق ہے: (K.B)

(A) دل سے (B) اعمال سے (C) کلام سے (D) روح سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	C	A	B	A	B	A	A	A	B

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ ابلیس نے کس سے حسد کیا؟ (K.B)

(الف) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَامُ (ب) حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَامُ
(ج) حضرت نوح عَلَیْهِ السَّلَامُ (د) حضرت اسماعیل عَلَیْهِ السَّلَامُ

2۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے: (K.B)

(الف) آگ لکڑی کو (ب) غصہ عقل کو (ج) روشنی اندھیرے کو (د) بارش زمین کو

3۔ کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے: (K.B)

(الف) حسد (ب) فضول خرچی (ج) کنجوسی (د) غیبت

4۔ یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟ (K.B)

(الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) کنجوسی

5۔ حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے: (K.B)

(الف) قاضی اور بادشاہ (ب) قاری اور سخی (ج) تاجر اور ملازم (د) عالم اور شاعر

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
B	A	A	A	B

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حسد کا معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ حسد کی دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ سنتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حسد کے بارے میں قرآن و سنّت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ — کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(i) **شکر کا لغوی معنٰی ہے:**
(A) احسان ماننا (B) خرچ کرنا (C) تلاش کرنا (D) طلب کرنا

(ii) **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:**
(A) اس پر راضی رہے (B) اس کو کم سمجھے
(C) اس میں کثرت سے خرچ کرے (D) اس میں کنجوسی کرے

(iii) **کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:**
(A) امانت داری (B) صلہ رحمی (C) کفایت شعاری (D) عفو و درگزر

(iv) **حدیثِ مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:**
(A) امانت (B) فیصلہ کن بات (C) آخری بات (D) نہ بھولنے والی بات

(v) **متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے:**
(A) محنت سے (B) مال سے (C) نوکری سے (D) اطمینانِ قلب سے

(vi) **باطنی بیماریوں میں سب سے بڑی اور بُری بیماری ہے:**
(A) جھوٹ (B) تکبر (C) حسد (D) منافقت

(vii) **حسد کرنے والے کو کہتے ہیں:**
(A) متکبر (B) حاسد (C) منافقت (D) کاذب

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔

(ii) قرآن مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

(iii) حسد کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

(iv) رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

(v) امانتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں افراد معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8×1=8)

قرآن و سنت کی روشنی میں شکر و قناعت کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔